بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | یکم صفر ۱۳۶۳ھ | ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۶ ماہ صلح - آج دس بجے رات بذریعہ فون لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ آج ۲ بجے تک حرارت نارمل تھی۔ عام حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۶ ماہ صلح - آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج دہلی تشریف لے گئے آج انصار اللہ مرکزیہ کا جلسہ ہونے والا تھا۔ مگر اُسے ملتوی کر دیا گیا۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم صفر ۱۳۶۳ھ

احرار کی عبرتناک حالت

احرار نے جب سلسلہ احمدیہ کے خلاف فتنہ شرارت کا آغاز کیا۔ تو حکام اور اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں کے ایک خاص طبقہ سے لے کر عام مسلمانوں تک نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا۔ ان کے کہنے اور اشتعال دلانے پر ایک طرف تو جماعت احمدیہ پر ایسے ایسے مظالم کئے۔ جو اس سے قبل مجموعی طور پر کبھی نہ ہوئے تھے۔ اور دوسری طرف احرار کے اس قسم کے دعوے سُن کر کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور دو تین سال کے اندر اندر احمدیت کا اس طرح خاتمہ کر دیں گے کہ کوئی احمدی دیکھنے کو بھی نہ مل سکے گا۔ ان کے لئے روپیہ کی ریل پیل کر دی لیکن جب احرار کے سارے دعوے سراسر باطل ثابت ہوئے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ثابت ہو گئی۔ اور اس کی ترقی کی رفتار بہت زیادہ بڑھ گئی۔ ادھر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ احرار نے جس قدر روپیہ حاصل کیا۔ اس کا بہت بڑا حصہ ذاتی مصرف میں لے آئے۔ اور جائدادیں بنا لیں۔ تو مسلمانوں پر احرار کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ اور وہ ان سے اس قدر بیزار ہو گئے۔ کہ اور تو اور امیر شریعت احرار تک کی شکل دیکھنے کے روادار نہ رہے۔ چنانچہ بھرے جلسوں میں احرار سے انتہائی نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور وہی اخبار جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی پیٹھ ٹھونکتے اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں کو بہت بڑے کارنامے قرار دیتے تھے۔ احرار کی خاک اڑانے پر تُل گئے۔ اور جب اچھی طرح اُن کی مٹی پلید کر چکے۔ تو ان کا نام تک لینا ترک کر دیا۔

یہ حالت دیکھ کر ہندو اخبارات نے احرار کی آؤ بھگت شروع کر دی۔ ان کے اعلانات مسلمان اخبارات کی بجائے ہندو اخباروں میں چھپنے لگے۔ اور تعریف و توصیف ہونے لگی۔ اس کے معاوضہ میں احرار ہندوؤں کے آلہ کار بن کر مسلمانوں کو طرح طرح سے نقصان پہنچانے میں مصروف ہو گئے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ اپنی قوم سے غداری کے مرتکب ہوں۔ ان سے دوسرے بھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ وہ ان کی ہر حرکت پر کڑی نظر رکھتے۔ اور جب ذرا محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان میں کوئی تغیر پیدا ہونے لگا ہے۔ تو جھٹ ان کا بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ یہی حال احرار کا ہوا ہے۔ ہندوؤں نے اُن کے متعلق حال ہی میں جو فیصلہ نافذ کیا ہے۔ اور جو روزانہ اخبار "پربھات" (۲۲ جنوری) میں چھپا ہے۔ وہ یہ ہے:-

"مے نوش کو شراب ملنی بند ہو جائے۔ تو اپنے نشے کا "جھس" پورا کرنے کے لئے چنیا بیگم کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ اور اگر جیب چنیا بیگم کی بھی کفیل نہ ہو سکے۔ تو بعض من چلے سنکھیا سے اپنا شغل پورا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیڈری بھی ایک طرح کا نشہ ہے اور اس نشے کی خماری ایسی ہے۔ جو دن رات چڑھی رہتی ہے۔ احراری لیڈروں نے لیڈری کے میدان میں بڑے بڑے ہنگامے دیکھے ہیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ مسلمانوں میں ان کا طوطی بولا کرتا تھا۔ لیکن جب سے انہوں نے وطن پرستی سے ناطہ توڑ کر تذبذب کی پالیسی اختیار کی۔ ان کی حالت ایک ٹوٹے ہوئے شرابی کی سی ہے۔ جو شراب کے بعد افیون اور افیون کے بعد سنکھیا سے اپنا نشہ پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔"

مسلمان احرار کی جو گت بنا چکے ہیں۔ اس کے بعد ہندوؤں کا یہ فیصلہ بتا رہا ہے۔ کہ احرار کے لئے اب انسانوں کے کسی عقل و سمجھ رکھنے والے طبقہ میں کوئی گنجائش نہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف مقامی پولیس کے رویہ کی ایک اور مثال

پولیس کی رپورٹ کا ایک واقعہ میں پہلے درج کرا چکا ہوں۔ ایک اور رپورٹ اس سے بھی عجیب و غریب کی گئی ہے۔ رپورٹ یہ ہے۔ کہ صورت سنگھ ایک بدمعاش ملیاں پختہ کا رہنے والا ہے۔ وہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے پاس کھانڈ حاصل کرنے کے لئے آیا۔ چوہدری صاحب نے علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ناظم سپلائی جماعت احمدیہ کو حکم دیا۔ کہ اس کو کھانڈ دے دی جائے۔ لیکن ماسٹر علی محمد صاحب نے انکار کر دیا۔ اس پر چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے ماسٹر علی محمد صاحب کی رپورٹ خلیفہ صاحب (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے پاس کر دی۔ اس پر حضور نے ناراض ہو کر علی محمد صاحب کو پچاس روپے یا ایک ماہ کی تنخواہ جرمانہ کر دی۔

اس ساری رپورٹ کی غرض و غایت یہ تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کے کیریکٹر پر حملہ کیا جائے۔ اور یہ ثابت کیا جائے۔ کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بھی بدمعاشوں کے ساتھ تعلق رکھتے میں میرے مددگار ہیں۔

اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ سردار صورت سنگھ ساکن ملیاں پختہ ایک شریف آدمی اور صاحب حیثیت زمیندار ہے۔ اور علاوہ علاقہ میں ایک لمبا زمیندار ہونے کے ساہوکارہ بھی کرتا ہے۔ کسی مقدمہ میں پولیس نے اس کا کبھی چالان نہیں کیا۔ اور اس کا والد سردار روڑا سنگھ انکم ٹیکس بھی دیتا ہے۔ ان کے خاندان کا معاملہ سال میں کئی ہزار روپیہ ہے۔ سردار صورت سنگھ کا جرم یہ ہے۔ کہ اس نے ایک کیس میں جو میں نے ازالہ حیثیت عرفی کا محمد علی نمبردار پولیس کے معتبر کے خلاف کیا تھا۔ میرے حق میں سچی گواہی دی تھی۔ اور محمد علی نمبردار پر مبلغ پانصد روپیہ ہرجانہ پڑ گیا ہے۔

سردار صورت سنگھ قادیان میں ایک کارخانہ میں نگرانی کا کام کرتا ہے۔ اس لئے مجھے بھی کبھی کبھی ملتا رہتا ہے۔ اس نے مجھ سے

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دُعا کی جائے

قادیان ۲۶ جنوری۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ خوشکن ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ لیکن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ اپریشن اتنا بڑا ہوا ہے۔ کہ جس پر ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ وقت صرف ہوا۔ اور عرصہ کی شدید علالت کی وجہ سے سیدہ موصوفہ کو پہلے بھی بہت کمزوری لاحق تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ احباب آپ کی کامل صحت کے لئے خصوصیت سے دُعائیں جاری رکھیں۔

اے خدا تو اُن کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں

تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے۔ کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا خاص مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا ہے۔ اور یہی وہ پانچہزاری فوج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والی ہے۔ اسی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ

"یہ تحریک اتنی اہم تھی۔ کہ اگر مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں بھی پہونچ جاتی۔ تو اُس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا۔ کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

اس تحریک کا اب یہ دسواں سال ہے۔ اور دسویں سال کے وعدوں کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری یا یکم فروری تک ہے۔ پس وہ احباب جو اب تک اس میں شامل نہیں ہوسکے۔ وہ اپنے وعدے یکم فروری تک اپنے مقامی ڈاکخانہ میں ڈال کر شمولیت کی سعادت حاصل کر لیں کیونکہ اس کے بعد ہندوستان کے احباب کے واسطے وعدوں کا کوئی وقت نہیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بقیہ صفحہ اول

کبھی کھانڈ طلب نہیں کی۔ اور نہ ہی میں نے ماسٹر علی محمد صاحب کو اسکے متعلق تحریری یا زبانی حکم دیا۔ اور نہ ہی میری درخواست پر ماسٹر علی محمد صاحب کو جرمانہ ہوا۔ ماسٹر علی محمد صاحب کی ایک ماہ کی تنخواہ سزا کے طور پر ادا نہیں کی گئی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک کلرک کو جو ان کے دفتر میں کام کرتا تھا۔ بلا کافی تحقیقات برطرف کر دیا۔ اس کلرک نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں براہ راست لکھ دیا۔ اور تحقیقات پر جس میں میرا کوئی دخل نہیں تھا حضور نے فیصلہ فرمایا۔ کہ ماسٹر علی محمد صاحب کی ایک ماہ کی تنخواہ ادا نہ کی جائے اس کیس کی ساری مسل موجود ہے اور جو صاحب تسلی کرنا چاہیں انہیں میں دکھا سکتا ہوں۔ یہ بات سنکر بات کا بتنگڑ اور پر کا کوا بنا لیا گیا ہے۔

ہم افسران بالا کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس رپورٹ پر ہم سے جواب طلبی کی۔ اور ہمارا جواب غالباً ان تک پہنچ چکا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں ہے۔ کہ اس سے پہلے یا اسکے بعد ہمارے خلاف پولیس کے دفاتر میں ہمارے خلاف کس قسم کی رپورٹیں افسران بالا کو بدظن کرنے کے لئے کی جارہی ہیں۔ مگر یہ عجیب قسم کی ستم ظریفی ہے کہ ادھر تو کہا جاتا ہے۔ کہ سکھوں کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم انکے دشمن ہیں۔ لیکن ادھر جو شخص ہمارے ساتھ تعلق رکھے۔ اسکو بدمعاش بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر ہم تعلق رکھیں تب بھی بُرے اور نہ تعلق رکھیں تب بھی بُرے۔ اس کا کیا علاج ہوسکتا ہے۔

فتح محمد سیال

احمدی جماعتوں کی مردم شماری کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بڑی جماعتوں سے مردم شماری کرانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بڑی جماعت سے مراد وہ جماعتیں ہیں۔ جن کے افراد (مرد و زن و بچے) پانسو ہوں۔ حضور نے اس سال مردم شماری کے نقشے ۲۹ فروری تک نظارت ہذا میں بھیجدینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مہربانی فرما کر وہ جماعتیں جن کے مرد و زن اور بچے پانسو یا اس سے زائد ہوں۔ تاریخ مقررہ تک نقشہ مندرجہ ذیل کے مطابق اپنی اپنی جماعت کی مردم شماری کر کے بھجوادیں۔

(۱) کل کس قدر افراد ہیں (۲) مرد (۳) عورتیں (۴) بچے ۱۲ سال سے کم (۵) گزشتہ سال میں کوئی خاندان یا فرد مرتد تو نہیں ہوا۔ ہوا تو کون (۶) تعداد کمزور اور قابل نگرانی (۷) لڑکے لڑکیوں میں سے کس قدر تعلیم پا رہے ہیں۔ (۸) قرآن باترجمہ کس قدر سیکھ رہے ہیں۔ (۹) کیفیت ریلوے اور ڈاکخانہ میں کتنے احمدی ملازم ہیں۔ مجموعی تنخواہ کیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

ضلع گورداسپور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور نے ضلع گورداسپور میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت سیاسی جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے۔ نیز آزادی کا دن اور آزادی کا ہفتہ منانے کی بھی ممانعت کی ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ کوئی شخص ان میں کسی قسم کا حصہ نہ لے۔ اس حکم سے مذہبی عبادتگاہوں میں مذہبی اجتماعوں کو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔

پروگرام تبلیغی دورہ ضلع سرگودھا

شیخ عبد القادر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب ضلع سرگودہ کا تبلیغی دورہ کرینگے۔ پروگرام درج ذیل ہے۔ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ اور ان ایام میں خوب کوشش سے تبلیغ اور جلسوں کو کامیاب بنائیں۔

تاریخ	مقام
۲، ۳ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش فروری ۱۹۴۴ء	چک ۹۸ شمالی
۴-۵ " " " "	۹۹ "
۶-۷ " " " "	۱۱۶ جنوبی
۸-۹ " " " "	۸۹ "
۱۰ " " "	سفر
۱۱-۱۲ " " "	چک ۴۳ جنوبی
۱۳-۱۴ " " " "	۳۷ "
۱۵-۱۶ " " " "	۳۵ "
۱۷-۱۸ جمعہ " " "	۳۳ "
۱۹ " "	سفر
۲۰-۲۱ " " "	چک ۷۸ جنوبی
۲۲-۲۳ " " " "	۷۱ "
۲۴ " "	سفر
۲۵ و ۲۶ " " "	چک پنیار
۲۷ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش فروری ۱۹۴۴ء	سفر
۲۸-۲۹ " " "	بھیرہ
۳۰ " " "	سفر
۱ و ۲ امان ۱۳۲۳ ہش مارچ ۱۹۴۴ء	کوٹ مومن
۳ " " "	سفر سرگودھا
۴ تا ۱۰ " " "	سرگودھا شہر
۱۱ " " "	سفر
۱۲-۱۳ " " "	خوشاب
۱۴ " " "	سفر
۱۵-۱۶ " " "	مجوکہ
۱۷ " " "	سفر سرگودھا
۱۸ " " "	سفر ادرحمہ
۱۹-۲۰ " " "	ادرحمہ
۲۱ " " "	سفر سرگودھا
۲۲ " " " "	واپسی دارالامان

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تقرر سکرٹری مال۔ آئندہ کے لئے مولوی عبد الباقی صاحب کی جگہ سید محمد عبد اللہ صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ مونگھیر مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

نمبر ۲۴ جلد ۳۲ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء

معاشرت کے متعلق ایک ضروری سوال کا جواب

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ذیل کا خط ایک دور دراز حصہ ملک سے مجھے ملا ہے۔ اور جس ضروری بات کے متعلق وہ لکھا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ سے لوگوں میں مابہ النزاع ہے۔ اس لئے اپنی سمجھ کے مطابق میں اس پر رائے زنی کرونگا انشاءاللہ کیونکہ یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے۔ کہ کسی مضبوط اصول کی طرح وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکتا ہو۔ بلکہ ضرورت حالات اور نیتوں کے مطابق اس پر عمل پیرا ہونا مناسب ہے۔ اس لئے ہر شخص اپنے حالات دیکھ کر خود غور کرکے جو بات اس کے لائق حال ہو اس پر عمل کرے۔ اور بس

سوال

اس خط کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) پہلی گزارش یہ ہے کہ جب عورت حاملہ ہو جائے۔ تو خاوند کو کتنا عرصہ مقاربت کرنا چاہیئے۔ تقوےٰ اور اخلاق فاضلہ اور پاکیزگی اور انبیاء و خلفاء کی پاک سنت کے لحاظ سے اس پر روشنی ڈالیں۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ حیوان مثلاً گائے بھینس۔ بکری۔ بھیڑ میں جب مادہ کو حمل قرار پا جاتا ہے۔ تو پھر نر بالکل اس کے نزدیک نہیں جاتا۔ اور یہی اچھی بات ہے کیونکہ جب بقائے نسل کا مقصد پورا ہو گیا تو پھر میاں بیوی کو اکٹھا ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اس لئے اشرف المخلوقات انسان پر افسوس آتا ہے۔ کہ جب بے عقل حیوانوں کا یہ وطیرہ ہے۔ تو انسان اخلاق فاضلہ کے برخلاف ایسا کام کیوں کرتا ہے۔ ہمارے سامنے کثرت سے ایسی مثالیں ہیں۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے ایک روز پہلے تک بھی ایسے لوگ تعلقات زناشوئی سے باز نہیں آتے۔ اگر آپ اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے تو عنداللہ ماجور ہونگے۔"

(۲) "دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ یہ لفظ ناخُدا ہے یا ناخَدا۔ یعنی خ کی پیش سے یا زبر سے ؟"

جواب

مکرمی السلام علیکم۔ پہلے آپ دوسرے حصہ کا حل لے لیں۔ یہ لفظ ناخُدا۔ خ کے پیش سے ہے۔ اور یہ مرکب ہے ناؤ اور خدا سے یعنی کشتی کا خداوند اور مالک۔ جیسے آجکل کپتان جہاز کا لفظ ہے۔ ناؤ کا لفظ اصل میں ہندی ہے مگر ایسی ترکیبیں اور جوڑ مختلف زبانوں کے بہت سارے مروج ہیں۔

حمل میں مباشرت

(۱) پہلا مسئلہ یعنی حمل میں مباشرت کا سو اس کے متعلق واضح رہے۔ کہ ہم کو اس پر طبی طور سے بھی نظر ڈالنی چاہیئے۔ اور مذہبی طور سے بھی۔ میں پہلے مذہبی اور اخلاقی پہلو لیتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ گو آپ کو ایسے لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے بہت غصّہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قرآن حدیث مذہب اور اخلاق کی کتابوں میں جو میری نظر سے گزری ہیں۔ میں نے اس قسم کی ممانعت کا ذکر کہیں بھی نہیں پڑھا۔ اگر اس کی وہی اہمیّت ہوتی جو آپ کے نزدیک ہے۔ تو کہیں ایک دو جگہ تو اس قسم کی ممانعت ضرور دیکھنے میں آتی۔ مگر کم سے کم میرے علم میں نہ تو اسلام میں نہ دیگر ہمسایہ مذاہب میں حاملہ سے ہم بستری کی ممانعت ہم نے کبھی سنی یا کسی کتاب میں پڑھی

حیوان اور انسان میں فرق

آپ کا وہ مشاہدہ جو آپ نے حیوانات کے متعلق فرمایا ہے بالکل صحیح ہے۔ لیکن انسانوں میں نکاح اور ازدواجی تعلقات کے قواعد حیوانات سے بالکل الگ اور ممتاز ہیں۔ حیوانات میں نر و مادہ کا تعلق محض بقائے نسل کے لئے ہے۔ مگر انسانوں میں جیسا کہ قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے۔ (۱) عورت حرث یعنی کھیتی بھی ہے۔ اور اولاد پیدا کرتی ہے۔ مگر علاوہ اس کے عورت کی ضرورت یہ بھی ہے۔ کہ (۲) لتسکنوا الیہا۔ یعنی وہ اس لئے پیدا کی گئی ہے۔ کہ مردوں کے جوشوں جذبات اور اضطرابوں کو تسکین بخشے۔ اور (۳) تیسری ضرورت عورت کی یہ فرمائی۔ کہ جعل بینکم مودۃ و رحمۃ۔ یعنی اسے دوستی محبت اور شفقت کا مرکز مقرر فرمایا۔ اور مرد کے اعلےٰ اخلاق کے نزول کی جگہ اسے بنایا (۴) اسی طرح اسے مرد کی زینت کی محافظ بھی بنایا (۵) اور اس کی عزت مال اور اولاد کی چوکیدار بھی مقرر کیا۔ اس کے علاوہ بعض اور تفصیلات بھی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کی مادہ صرف بچہ جننے کی مشین نہیں۔ بلکہ اس کے اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ جن کو حیوانات بالکل ادا نہیں کرسکتے۔ اس صورت میں حیوانات کے تعلّقات کو انسانی نکاح سے مناسبت دینا بالکل غلط ٹھہرے گا۔ شرعی باتوں کے علاوہ جسمانی اور فطرتی حالات بھی انسان اور حیوان کے بالکل الگ الگ ہیں۔ حیوانات میں مادہ کو نر سے پہلے تولید کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے جسم اور اس کے اعضاء سے اس قسم کی بُو پھیلتی ہے۔ جس کو سونگھ کر نر اس کی طرف توجہ کرتا ہے مگر انسان میں یہ بات نمایاں نہیں ہے۔ حیوانات میں عموماً نر کے ملتے ہی حمل قرار پا جاتا ہے۔ حالانکہ انسانوں میں یہ بات بھی ضروری نہیں ہے۔ پھر اکثر حیوانات میں بچہ کی پرورش کا تعلق ماں سے ہی ہوتا ہے۔ وہ جانتا بھی نہیں۔ کہ میرا باپ کون ہے۔ اور کہاں ہے۔ حالانکہ انسانوں میں باپ کا اس قدر سخت تعلق اولاد کے ساتھ ہے۔ کہ ہر مذہب نے مرد کو ہی اولاد کا محافظ مربّی اور مالک ٹھہرایا ہے۔ نہ کہ ماں کو۔ حیوانات میں نر کی شہوات مادہ کی شہوات پر منحصر ہوتی ہیں۔ انسان میں بالکل اس کے برعکس ہے۔ اور مرد کی شہوات خود ایک مستقل وجود رکھتی ہیں۔ پس اس معاملہ میں انسانی تمدن شریعت اور فطرت نے انسان کو حیوانات سے بالکل ممتاز کر دیا ہے حیوان اپنی مادہ میں جہاں صرف شہوانی بو سونگھتا ہے۔ وہاں انسان اس میں حُسن کی بہت سی ایسی باتیں تلاش کرتا ہے۔ جن کا تعلق شہوانی قوے سے نہیں بلکہ اعلےٰ دماغی اور اعصابی مرکزوں سے ہے۔ ایک تندرست حیوانی نر کو خواہ اس کے اردگرد ہزار حاملہ مادہ موجود ہوں بالکل شہوانی تحریک نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ صرف قدرت کی ایک نیچ ڈالنے والی مشین ہے۔ لیکن انسانی حالات اس سے قطعاً مختلف ہیں۔ اس کی مشین بہت زیادہ پیچیدہ اور حساس زیادہ باریک اور لطیف کام کرنے والی اور زیادہ سے زیادہ اعلیٰ اور مفید ہے۔ حیوانی تعلق صرف بچہ پیدا کرتا ہے۔ اور بس۔ انسان کے شہوانی تعلقات۔ انسان کی معاشرت اخلاق دینی زندگی تمدن اور آئندہ نسل و قوم کی ترقی۔ علم۔ جذبات۔ غرض ہر چیز پر گہرا اور پائیدار اثر ڈالتے ہیں۔ پس آپ انسان کو شہوانی معاملات میں صرف ایک حیوان ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ اس سے بہت بالاتر وجود ہے۔ اور اس کی پیدائش کی غرض صرف نسل کشی ہی نہیں ہے۔ بلکہ اصل غرض وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور خلیفۃ اللہ فی الارض بننا ہے۔ اور اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے اسکے فطرتی اعضا اور خواہشات کو نہ صرف بہت سی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اسے زیادہ آزادی بھی دیدی گئی ہے۔

ایک سوال

اب میں آپ سے ایک چھوٹا سا سوال کرتا ہوں۔ یہ تو آپ نے کہہ دیا۔ کہ حیوان کی مادہ حاملہ ہونے کے بعد معاً اپنے جوڑے سے متنفر ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کے قرب سے بھاگتی ہے۔ مگر کیا کبھی آپ نے انسانوں کو بھی دیکھا ہے۔ کہ حاملہ عورتیں اپنے خاوندوں سے متنفر ہو جائیں۔ اور بھاگتی پھرتی ہوں کبھی نہیں۔ سمجھنے کو تو یہی کافی ہے۔ مگر میں مزید تفصیل بھی آگے کرونگا۔ انشاءاللہ

حد بندی

جس طرح بعض خشک دماغ فلسفیوں یا حکیموں نے یہ لکھا ہے۔ کہ انسان کو عمر بھر میں ایک دفعہ مباشرت کرنی چاہیئے۔ بعض نے نہائت مہربانی کر کے اجازت دیدی ہے۔ کہ تین سال میں ایک دفعہ سے زیادہ نہیں۔ پھر بعض نے اور نرمی کر دی ہے۔ اور ایک سال میں ایک دفعہ رخصت مرحمت فرمائی ہے۔ پھر آگے سلسلہ چلتا ہے۔ تو بعض نے بہت ہی کرم فرمایا تو کہہ دیا۔ کہ ایک طُہر میں یعنی ایک مہینہ میں ایک دفعہ سے کسی صورت میں نہ بڑھنا چاہیئے۔ تو جس طرح یہ سب باتیں لغو ہیں۔ اور ہر انسان کو برابر قوے کا سمجھ کر سب آدمیوں کو ایک فرضی اور بیہودہ قانون کے شکنجے میں کسنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ اصول بھی غلط ہے۔ جو حاملہ عورت کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ نہ کوئی شریعت اسے روکتی ہے نہ اخلاق نہ انبیاء روکتے ہیں نہ اتقیا۔ نہ مرد روکتے ہیں نہ عورتیں نہ ڈاکٹری روکتی ہے نہ طب نہ رواج روکتا ہے نہ فطرت۔ نہ عقل روکتی ہے نہ جذبات۔ ہاں یہ ممکن ہے۔ کہ بعض بیماریوں یا کمزوریوں کی وجہ سے کسی خاص عالت میں عورتوں کے لئے ایسا پرہیز ضروری ہو۔ سو یہ تو علاج ہوگا نہ کہ شریعت۔ اور ایسا پرہیز کسی کسی کے لئے ضروری ہوگا۔ نہ کہ تمام ابنائے آدم کے لئے۔

حیوانات والا قانون انسانوں کیلئے مُضر ہے

اگر حیوانات والا قانون انسان کی اہلی زندگی پر آپ کی مرضی کے مطابق چلنے لگے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بیوی کو حمل ہوتے ہی میاں کو اس سے اور بیوی کو میاں سے حیوانوں کی طرح تنفّر ہو جانا چاہیئے۔ اور ۹ ماہ تک ایک کا مُنہ مشرق کی طرف ہوگا۔ تو دوسری کا مغرب کی طرف۔ پھر بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جب تک وہ دُودھ پیئے گا۔ یعنی قریبًا ڈیڑھ دو سال تک۔ تب تک بھی انسان کو حیوانات کی طرح پرہیز کرنا اور الگ رہنا ضروری ہوگا۔ گویا تین سال تک اپنے ہی گھر میں بیوی یوں رہے گی۔ جیسے ایک معلقہ یا مطلقہ رہتی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ اس رویہ کا اثر حاملہ پر کیا ہوگا؟ اس کی صحت بگڑ جائے گی۔ اس کی خوشی برباد ہو جائے گی۔ اس کا مزاج مغموم اور برہم رہے گا۔ اور اس کا بچہ بداخلاق اور کمزور پیدا ہوگا۔ برخلاف اس کے جو خاوند حمل کے ایام میں بھی اپنی بیویوں سے ازدواجی تعلق قائم رکھتے ہیں۔ اور ان سے محبت اور پیار اور قرب و مودت کے جذبات اور افعال کو مناسب طور سے جاری رکھتے ہیں ان کی بیویاں خوشی اور راحت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ اور ان کی نسل بھی غم اور رنج کے اثرات سے محفوظ رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انسانی سائیکالوجی کی وجہ سے شریعت اسلامیہ نے آپ کی تجویز کو منظور نہیں کیا۔ ورنہ خاندان اور نسلیں تباہ ہو جاتیں۔ اور محبتیں اور جذبات فنا ہو جاتے۔ اور حمل و رضاعت کے ایام میں کمزور اخلاق مرد اِدھر اُدھر جھک مارتے پھرتے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب اتفاقًا کسی ناجائز جگہ تیری نظر جا پڑے۔ اور تیرے جذبات مشتعل ہو جائیں۔ تو سیدھا اپنی بیوی کے پاس چلا جا۔ تاکہ اپنی شہوات کیلئے تسکین حاصل کرے۔ لیکن اگر اپنی عورت حاملہ ہو۔ اور اس کا قرب منع ہو تو پھر؟ اب آپ ہی اس سوال کو حل فرمائیں۔

طبّی طور پر بھی حاملہ کو خوش رکھنا اس کے لئے اور اس کے ہونے والے بچہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور سب سے بڑی چیز جس سے بیوی خوش ہوتی ہے۔ وہ خاوند کی طرف سے جذبات محبت کا اظہار ہے۔ اور پیار ہے اور قرب ہے۔ اور پھر جماع تو ان سب باتوں کے لئے بطور انتہا یعنی Climax کے ہے۔ پس ان سب باتوں سے پرہیز کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ حاملہ عورت پژمردہ رہیگی اس کے دل کی خوشیاں اور امنگیں سرد ہو جائیں گی۔ اور شاید وہ اپنے تئیں ایسا ناپاک سمجھے گی۔ جیسے حیض یا نفاس والی عورت۔ پس وہ خوشی جو آپ اُسے حمل کے ایام میں پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور جس کی اس کی فطرت طلبگار ہے۔ وہ کہاں جائے گی؟ اور اس نقصان کا کون ذمہ دار ہوگا۔ جو ہماری آئندہ نسل کو ایسی ماؤں کے مغموم اور افسردہ رہنے سے پہنچیگا؟ پس اس معاملہ کو اخلاق فاضلہ کے برخلاف سمجھنا ایک غلطی ہے۔ برخلاف اس کے وہ اعلیٰ اخلاق جو بیویوں کے لئے شریعت نے بیان کئے ہیں۔ ان میں بیویوں کو معلقہ چھوڑنے کی جو تہدید ہے۔ اور ان سے مودۃ رحمۃ اور تسکین پانے کی جو تاکیدیں ہیں۔ وہ اُسی صورت میں پوری ہوتی ہیں۔ کہ ایسے فرضی مسائل نہ گھڑے جائیں۔ اور انسان کو محض حیوانات کی فہرست میں شمار نہ کیا جائے۔

مومن کا کام

مومن کا یہ کام ہے۔ کہ جس چیز کو شریعت نے حلال اور جائز قرار دیا ہو۔ اس پر اعتراض نہ کرے۔ نہ ایسے شخص کو بُرا سمجھے جو اس پر عمل کر لیتا ہو۔ ہاں انّما الاعمال بالنیّات کے ماتحت اگر کوئی ضرورت حقّہ یا دینی فائدہ ہو۔ یا صحت کے لئے اپنے نفس کو نگاہ رکھنا ضروری سمجھتا ہو۔ تو بے شک جیسا مناسب ہو عمل کرے۔ اور یوں بھی بلاضرورت کثرت تعلقات زناشوئی کی ناجائز ہے۔ مگر مسئلہ یہی ہے کہ حاملہ سے کسی زمانہ میں بھی تعلق ناجائز نہیں ہے۔ نہ انسان کے لئے اخلاقی ذلّت کا موجب ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو ضروری ہو جاتا ہے (بوجوہات مندرجہ بالا)

پرہیز کی ضرورت

(۱) جن عورتوں کو اسقاط وغیرہ کا خطرہ ہو۔ ان کیلئے پہلے تین ماہ اور پچھلے ایک ماہ میں پرہیز لازم ہے۔ مگر یہ شرعی بات نہیں ہے۔ طبّی پرہیز ہے۔ جو انفرادی معاملہ ہے۔ مگر یہ صحیح ہے۔ کہ عمومًا تندرست عورتوں کو حمل کے ایام میں قربت سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

دُودھ پلانے والی عورت کے جواز کے معاملہ میں ایک حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھے ملی ہے۔ اور اسی طرح حاملہ کے لئے بھی ایک۔ سو میں ان کو نقل کر دیتا ہوں۔

(۱) حضور نے فرمایا کہ میں بھی عرب لوگوں کے خیال کے مطابق دودھ پلانے والی عورت سے مباشرت کو منع کرنے لگا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کہ روم اور فارس کے لوگ اس معاملہ میں کوئی پرہیز نہیں کرتے۔ اور ان کے دُودھ پیتے بچوں کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے اس امر کو جائز رہنے دیا (مسلم)

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حُنین کے دن فرمایا کہ کسی آدمی پر جو اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان لاتا ہو۔ یہ جائز نہیں۔ کہ وہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی کو پلائے۔ یعنی کسی عورت یا لونڈی سے جبکہ ایک خاوند یا مالک کا حمل ہو۔ دوسرا خاوند یا مالک بعد قطع تعلق کے قربت نہیں کر سکتا۔ اس سے صراحۃً یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ کہ خود اپنی حاملہ بیوی یا کنیز سے یہ بات جائز ہے (ابوداؤد و ترمذی)

بالآخر یہ کہ اس مضمون سے صرف یہ مطلب ہے۔ کہ لوگ ایک حلال اور جائز چیز کو ناجائز اور حرام نہ سمجھنے لگیں۔ ورنہ نیک نیتی اور ضرورت صحیحہ کے مطابق جیسا مناسب سمجھے انسان کر سکتا ہے۔ نہ یہ مطلب اس تحریر کا ہے۔ کہ میں لوگوں کو اس امر پر تحریص دیتا ہوں۔ کیونکہ ایسے امور انسانی کی جوانی۔ طاقت۔ صحت اور حالات پر بہت کچھ موقوف ہیں۔ بعض وقت پرہیز مفید ہوتا ہے۔ اور بعض وقت نہیں ؛

تبلیغ احمدیت کے متعلق جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی بہترین تجاویز

ذیل میں وہ تجاویز درج کی جاتی ہیں۔ جو حال میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور اور ممبران مجلس عاملہ لائلپور شہر کے مشترکہ جلسہ میں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔ جہاں تک تجاویز کا تعلق ہے۔ میرے نزدیک نہایت موزون و مناسب ہیں۔ اور ان کو عمل میں لانے سے انشاء اللہ تعالےٰ مفید نتائج مرتب ہوں گے۔ دوسرے اضلاع کی جماعتوں کو بھی اپنے اپنے علاقہ کے حالات کے پیش نظر تبلیغ احمدیت کے متعلق ضروری تجاویز مرتب کر کے ان پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ ذیل میں مقامی امیر صاحب جماعت لائلپور کے خط سے اقتباس دیا جاتا ہے:-

بخدمت جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مورخہ ۲۲ ماہ صلح۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے مسجد فضل لائلپور میں نمائندگان جماعتہائے ضلع لائلپور و ممبران مجلس عاملہ لائلپور شہر کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ سال رواں کے لئے ضلع لائلپور میں تبلیغ و نشر و اشاعت نیز مختلف جماعتوں میں مبلغین کے دورہ اور جلسوں کے پروگرام کا فیصلہ متفقہ طور پر کیا گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کام کے لئے فیصلہ ہوا۔ کہ کم از کم ہنگامی طور پر ضلع کے تبلیغی فنڈ میں مبلغ دو ہزار روپیہ فورًا جمع کر لیا جائے۔ نمائندگان نے اپنی اپنی مجوزہ رقوم کو جمع کرنے کیلئے خندہ پیشانی اور شرح صدر سے وعدہ فرمایا نیز فیصلہ ہوا۔ کہ مبلغین ضلع کی جماعتوں کا سال رواں میں پہلا دورہ فروری اور مارچ میں کریں۔ اس دورہ میں کم از کم ۲۰ جگہوں پر جلسے کئے جائیں گے۔ منڈی مویشیاں لائلپور کے موقعہ پر تبلیغ کا خاص اور علیحدہ

انتظام کروایا جائے گا۔ منڈی میں امسال بھی احمدیہ بک سٹال لگایا جائے گا۔ مارچ کے آخر میں ضلع کی تمام جماعتوں کا مشترکہ تبلیغی جلسہ وسیع پیمانہ پر لائل پور شہر میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ضلع کی جماعتوں کا دوسرا تبلیغی دورہ جولائی - اگست میں کروایا جائے گا۔ اور ان ایام میں بھی قریباً ۲۰ جلسے مختلف مقامات پر کئے جائیں گے۔ اور ان ایام میں علاوہ عام جلسوں کے کم از کم دو جگہ (ایک دیہاتی اور ایک قصباتی) وسیع پیمانہ پر ضلع کی تمام جماعتوں کے مشترکہ تبلیغی جلسے کئے جائیں گے تا جماعتوں کے اندر بیداری اور تعاون کی رُوح پیدا ہو۔

دوران سال میں باقاعدہ حسب ضرورت ٹریکٹ اور لٹریچر لائل پور شہر میں شائع کر کے ضلع کی تمام جماعتوں اور مقامات میں روانہ کرنے کا بھی فیصلہ ہوا۔ علاوہ اسکے مقامی مبلغ کے عام دورہ - ہنگامی جلسوں اور مناظروں کے اخراجات بھی ضلع کے اس تبلیغی فنڈ سے حاصل کئے جایا کریں گے۔ اور ضلع کی ایسی جگہوں پر مقامی مبلغ کے ہمراہ تبلیغی وفود مختلف اوقات پر روانہ کئے جائیں گے۔ جہاں پر پہلے جماعتیں قائم ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز فیصلہ ہوا۔ کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ جماعتوں کی تنظیم اور تربیت کے متعلق خاص توجہ کی جائے۔

ضلع لائل پور میں تبلیغ اور جماعتوں کی تنظیم اور تربیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور اور مجوزہ تبلیغ فنڈ کے تفصیلی اخراجات کے فیصلہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران اور ممبران پر مشتمل کمیٹی متفقہ طور پر نمائندگان نے منظور فرمائی:-

(۱) نگران شیخ مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ (۲) پریذیڈنٹ - خاکسار عبد الاحد عفی عنہ (۳) سیکرٹری - میاں محمد عمر صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - (۴) سیکرٹری مال - شیخ نذر محمد صاحب (۵) محصل شیخ محمد یوسف صاحب - ممبران:- (۶) چوہدری غلام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت گوجرہ (۷) چوہدری فضل کریم صاحب بی - اے بی - ٹی - ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ - (۸) چوہدری عبد المالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار بہلولپور - (۹) چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ جھنگ برانچ (۱۰) چوہدری چراغ الدین صاحب نمبردار چک ۲۷۶ رکھ برانچ - (۱۱) چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۵۶۵ گوگیرہ برانچ -

احباب دعا فرمادیں - کہ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت ڈال کر بہتر نتائج پیدا فرمائے - آمین (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو - تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے - سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۱۹۶ منکہ نور محمد ولد امام الدین صاحب قوم تلفیار پیشہ زمیندارہ عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن پیر کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے نو مرلے زمین واقعہ دار البرکات قادیان جسکی اندازاً قیمت سوا دو صدر روپیہ ہے - ایک راس بھینس جسکی موجودہ قیمت دو صدر روپیہ ہے - میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - علاوہ ازیں میری سالانہ آمدنی جو زمیندارہ سے وصول ہوتی ہے قریباً /۳۰۰ سالانہ ہے - اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری یہ سالانہ آمدنی کم و بیش ہوتی رہتی ہے - نیز میرے مرنے کے وقت میری جائیداد جس قدر بھی ثابت ہو - اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنے حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرادوں - تو وہ رقم مجرا کر دی جائے گی - العبد: نشان انگوٹھا نور محمد موصی - گواہ شد:- محمد عبد اللہ سکرٹری مال - گواہ شد:- محمد سعید انسپکٹر بیت المال -

۷۱۹۲ منکہ منظور النساء بنت ڈاکٹر لعل محمد صاحب قوم شیخ انصاری پیشہ تحصیل علم عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان حال قصبہ چھتر پور ڈاکخانہ خاص ضلع گنجام صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مستقل اور باقاعدہ آمدنی ہے - میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے -

ہار طلائی ایک عدد وزن ۴ تولہ - چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن ۳½ تولہ - انگشتری طلائی ایک عدد وزن ¾ تولہ - گھڑی طلائی قیمت ۵۵ روپے - پازیب نقرئی وزن ۵۰ تولہ - کپڑے اور دیگر سامان وغیرہ /۲۵۰ روپے کل قیمت جن کی /۹۳۶ روپے ہے - میں اس کے ⅕ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - جو مبلغ /۱۸۷ روپے ہے - اس رقم میں سے مبلغ سات روپے بطور ابتدائی قسط ادا کرتی ہوں - میں کوشش کروں گی - کہ اپنے حصہ وصیت کی باقی رقم جو کہ ایک سو اسی روپے ہے - حتی الوسع میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں اور اگر خدانخواستہ نہ کر سکوں تو میرے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو میری جائداد مذکورہ بالا سے اس حصے کے وصول کرنے کا حق ہوگا - نیز یہ کہ اس کے علاوہ میرے بعد متروکہ میں اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ⅕ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو وصول کرنے کا حق ہوگا -

الامتہ:- منظور النساء بقلم خود - گواہ شد:- لعل محمد صوبیدار آئی - ایم - ڈی ریٹائرڈ والد موصیہ - گواہ شد:- شیخ محمود الحسن آئی سی ایس کلکٹر گنجام صوبہ اڑیسہ برادر موصیہ -

بعدالت چوہدری حمید اللہ صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - پی - سی - ایس
سب جج بہادر درجہ سوئم فیروزپور

حکم چند - وزیر چند پسران لالہ ارجنداس اقوام روڑہ ساکن بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ - مدعی
بنام
مسٹر غلام احمد خاں - ایس - ڈی - او M.E.S نسرالہ جالندھر ڈویژن
مدعا علیہ

دعویٰ ۶ - ۶ - ۴۶۸

مقدمہ صدر میں عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مسٹر غلام احمد خاں مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی - لہذا اسکے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۹/۲/۴۴ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر جوابدہی مقدمہ نہ کریگا - تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آوے گی -

آج مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۴ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

دستخط حاکم — مہر عدالت

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۶ جنوری۔ اطالیہ میں بعض محاذوں پر جرمن فوج پسپا ہونے کی تیاریاں کر رہی ہے اور اپنی قلعہ بندیاں اڑا رہی ہے۔

پشاور ۲۶ جنوری۔ ایک سکھ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے قبضہ سے ستر ہزار افغانی روپے برآمد ہوئے۔ جنہیں وہ ڈھال کر چاندی میں منتقل کر رہا تھا۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے مڈلینڈ میں مزدوروں کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امسال جنگ کے ختم نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ اس صورت میں جنگ امسال ختم نہیں ہو سکتی کہ کارخانوں کے مزدور محاذ جنگ پر لڑنے والے سپاہیوں کے لئے سامان بہم نہ پہنچائیں۔ آپ نے کہا ۱۹۴۴ء میں جنگ اس قدر شدت اختیار کر جائے گی۔ کہ برطانیہ کو اپنی تاریخ میں اس کا کبھی تجربہ نہیں ہوا ہوگا۔ جنگی تیاریاں انتہا تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ طہران کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ایسی ہوائی فوج تیار کی جا رہی ہے۔ کہ اس سے پیشتر کسی کے وہم میں بھی نہیں آئی ہو گی۔

بمبئی ۲۶ جنوری۔ وائسرائے ہند نے یہاں کی فوڈ کونسل کے ایگزیکٹو ممبروں کو یقین دلایا ہے کہ میں ملک معظم کی حکومت پر متواتر زور دے رہا ہوں کہ ہندوستان کو غلہ پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ جہازوں کا انتظام کیا جائے۔ لیکن کیا کیا جائے۔ غیر ملکوں سے اناج لانے کے لئے جہازوں کا ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ ارجنٹائن میں چونکہ کوئلہ کی درآمد جہازوں کی کمی کی وجہ سے مشکل ہے۔ اس لئے وہاں ریل کے انجنوں میں اب تک ۱۰ لاکھ ٹن سے زیادہ گندم بطور ایندھن استعمال ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ امیر البحر نے کہا کہ دوسرے محاذ کے لئے جہاں تک بحری بیڑے کا تعلق ہے۔ وہ بالکل تیار کھڑا ہے۔

برمنگھم ۲۶ جنوری۔ یہاں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔ جہاں اطراف اکناف سے آئے ہوئے مسلمان اور مقامی نومسلم نماز ادا کرتے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ لینن گراڈ کے محاذ کی اطلاع ہے کہ ناروا کے قریب ۱۵ سے لیکر ۲۰ جرمن ڈویژنوں کو روسی فوجوں نے دو حصوں میں کاٹ دیا ہے۔ ایک لاکھ اسی ہزار سے لیکر دو لاکھ پچاس ہزار جرمن سپاہی روسی فوجوں کے جال میں پھنس گئے ہیں۔

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ دیہات سے بھوکوں کے قافلے اب پھر شہر کی طرف آنے لگے ہیں۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ ڈیفنس آف انڈیا کے ایک نئے قانون کے ماتحت درجہ اول کے مجسٹریٹوں اور پریذیڈنسی مجسٹریٹوں کو یہ اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ کہ وہ غلہ کو بند رکھنے یا خوراک کے سلسلہ میں کنٹرول آرڈروں کی مخالفت کرنے کے جرم میں ایک ہزار روپے سے زائد جرمانے کر سکتے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکہ۔ برطانیہ اور برازیل نے بولیویا کی نئی گورنمنٹ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں امریکہ میں بولیویا گورنمنٹ کے ایجنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ بولیویا کی نئی گورنمنٹ عوام کی تحریک سے قائم ہوئی ہے اور اس نے سب سے پہلے یہ قدم اٹھایا ہے کہ امریکہ اور دوسری جمہوری حکومتوں سے تعاون کا اعلان کیا۔ ہم سے غلط فہمی کی بنا پر ناانصافی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ ہم کسی جمہوری قوم کے لئے خطرے کا باعث نہیں۔

سرینگر ۲۶ جنوری۔ کشمیر اسمبلی کے اجلاس میں ہندو ممبران کی طرف سے ایک شادی بل پیش کیا جائے گا جس کا مقصد یہ ہوگا کہ کوئی ہندو ایک عورت کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کرے۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے۔ کہ مالا بار سے لے کر ٹراونکور تک قریباً ایک کروڑ باشندے نیم فاقہ کشی کی حالت میں ہیں۔ پنڈت صاحب نے کوچین ٹراونکور اور مالا بار کا حال ہی میں دورہ کیا ہے۔ اور حکومت کو اہم سفارشات پیش کی ہیں۔

ماسکو ۲۶ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سرخ فوج نے پشکن اور پالوسک پر قبضہ کرتے ہوئے بہت سے سامان جنگ خصوصاً دور مار توپوں پر قبضہ کیا۔ اس کے علاوہ سامان جنگ اور اشیائے خوردنی کے بہت سے ذخیرے بھی سرخ فوج نے قبضہ میں لے لئے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ اتحادیوں نے جو کمیشن اس مطلب کے لئے بنایا تھا کہ جرمنی کے ساتھ شرائط صلح کیا طے کی جائیں۔ اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ جب جرمنی ہتھیار ڈالے گا۔ تو اس کے سامنے یہ شرطیں پیش کی جائیں گی۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ یوپی۔ پنجاب اور صوبہ سرحد کے دیہات میں بہت جلد بڑے بڑے ٹینک آرمرڈ کاریں اور کیریئر دکھائے جائیں گے۔ ان مظاہروں کا مقصد یہ ہے کہ انڈین آرمرڈ کور میں بھرتی ہونے کیلئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ روم کے جنوبی کنارے جو فوجیں اتری ہیں۔ وہ آگے بڑھ رہی ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ اتحادی فوجیں پانچ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ دشمن کوئی خاص مقابلہ نہیں کر رہا۔ مگر امریکن دستوں سے سخت جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ہوائی جہاز اتحادی فوجوں کے آگے اڑتے ہوئے دشمن کی رسد اور کمک کے رستوں پر تباہی مچا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ آج گریانو دریا کے پاس کیسینو کے لئے سخت جنگ ہوتی رہی یہ روم جانے والی سڑک پر اہم چھاؤنی ہے۔ آخر پانچویں فوج کے دستے شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ وسط اٹلی میں اتحادی ہوائی جہازوں نے ریلوں اور پلوں کو نشانہ بنایا۔ جرمنی نے مان لیا ہے کہ اتحادی فوجیں شمال اور شمال مشرق کی طرف بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ کل رات روم ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ شام کے ۷ بجے سے لیکر صبح کے ۶ بجے تک کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ سرکاری جائیداد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ماسکو ۲۶ جنوری۔ روسی فوجیں گچینا کے شہر میں داخل ہو گئی ہیں جو لینن گراڈ سے ۳۰ میل دور ہے اور جہاں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ جو جرمن فوجیں اس مقام پر لڑ رہی ہیں۔ ان کے بھاگ نکلنے کا آخری راستہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ کل ضلع رہتک کے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے سر چھوٹو رام نے کہا۔ فوجی خدمات کے صلہ میں ضلع رہتک کی ماہوار آمد ۲ کروڑ روپیہ ہے۔

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ جنرل میکارتھر آج ۶۴ سال کے ہو گئے۔ انہوں نے اپنی سالگرہ آج اپنے سپاہیوں کے ساتھ منائی۔

واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ بحرالکاہل جنوبی میں گذشتہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر چار ہوائی اڈوں پر حملے کر کے دشمن کے ۱۱۲ جہاز تباہ کر دیئے۔